نقش آغاز

حافظ محمد ابراہیم فانی

ایٹمی دھماکہ ۔ عالم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز

جس دن قسطنطنیہ کا شہر فتح ہوا ۔ وہ تمام عالم اسلام کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دن تھا ۔ اور پوری ملت اسلامیہ میں جشن کا سا سماں تھا ۔ اس لئے کہ قسطنطنیہ عیسائیت اور عیسائیوں کا ہیڈ کوارٹر تھا ۔ اور یہاں سے عیسائیوں کیطرف سے اسلام اور مسلمانوں کیخلاف سازشیں تیار کیجاتی تھیں ۔ خیرالقرون ہی سے اس پر کئی بار لشکر کشی کی گئی ، لیکن ہر بار مسلمانوں اور لشکر اسلام کو ناکام لوٹنا پڑتا تھا ۔ تاآنکہ سلطان محمد فاتح کے حصہ میں یہ سعادت آئی ۔ ان ہی کے دور خلافت میں یہ شہر اسلام کے زیر نگین آیا اور اسی عظیم الشان فتح کی بدولت آج تاریخ میں خلیفہ سلطان محمد، سلطان محمد فاتح کے نام سے زندہ ہے ۔ بالکل اسی طرح ۲۸ مئی کا دن تمام عالم اسلام کیلئے جشن و مسرت کا دن تھا ۔ اس لیے کہ اس دن وہ مبارک گھڑی اور مسرت افزاء ساعت آپہنچی تھی جس کے لئے دن گنے جاتے تھے ۔ اور یہی وہ دن تھا جس دن حکومت پاکستان نے ایٹمی تجربہ کرنے کا تاریخی فیصلہ کر کے مسلمانان پاکستان کی بالخصوص اور ملت اسلامیہ کی بالعموم دیرینہ آرزوئیں اور تمنائیں پوری کر دیں ۔ گو کہ اس بات کا علم تمام اہل وطن کو تھا کہ پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہے لیکن اس ایٹمی تجربے سے اس کی تصدیق ہوگئی جس نے تمام عالم کفر کو ہلا کر رکھدیا ۔ الحمدللہ آج تمام عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہے اور ہر چہرے پر فرح وانبساط کے آثار بالکل نمایاں ہیں ۔ اس ایٹمی تجربے میں ہمیں اپنے "دشمن" کا بھی شکر گزار ہونا چاہیئے کہ جس نے ہمیں ایک ایسا زریں موقع فراہم کیا کہ اب وہ اپنی حماقت اور بے جا گھمنڈ و غرور پر کف افسوس مل رہا ہے ۔

ع عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان نے بیک وقت پانچ دھماکے کر کے نہ صرف بھارت کا قرض چکادیا بلکہ ایٹمی میدان میں اس پر اپنی فوقیت اور تفوق بھی ثابت کر دی ۔ اسی تاریخی دن سے عالم اسلام میں ایک نئے انقلاب کا آغاز ہوگا ۔ اور ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کیلئے یہ لمحہ ایک سنگ میل ثابت ہوگا اور انشاء اللہ پاکستان کے اس ایٹمی تجربہ کے دوررس ثمرات اور برکات بہت جلد پاکستان اور عالم اسلام پر واضح ہوجائینگے ۔ سردست تو اس سے نہ صرف برصغیر اور جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن برابر ہوا بلکہ بھارتی ارباب بست وکشاد اور بی جے پی کے رہنماؤں کے "تیوروں" میں بھی تبدیلی آئی ۔ دھماکے کے بعد واجپائی نے جو بچگانہ انداز اختیار کیا اور ٹی وی پر بار بار نحوست

بھرے چہرے اور ایک شیطانی استہزاء کے ساتھ بڑی رعونت سے نمودار ہوا۔ جس سے ہر پاکستانی کے دل کو جو ٹھیس پہنچی وہ ناقابل بیان ہے۔ اس ایٹمی دھماکہ نے نہ صرف اس کی پیشانی کے بل نکالے بلکہ اب کے بار اس پر مایوسی اور بے بسی کی پرچھائیاں نمایاں ہوئیں اور اب وہ عالم بیچارگی میں اپنے دوستوں اور ہمنواؤں کے ساتھ بیٹھا، اپنے زخموں کو چاٹ رہا ہے۔

ع تو ہائے گل پکارے میں چلاؤں ہائے دل

پھر بہت ہی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس ایٹمی تجربہ نے امریکی نیو ورلڈ آرڈر کو ایک ہی " دھماکہ " سے تہس نہس اور تہ و بالا کر دیا۔ بقول اقبال ؒ

؎ عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام اس زمیں و آسمان کو بے کراں سمجھا تھا میں

بھارت کی تشویش تو اس دھماکہ پر بجا لیکن امریکی صدر اور دیگر مغربی ممالک کا ردعمل عجیب ہیجانی کیفیت میں سامنے آیا اور ان " بیچاروں " کی حالت زار دیدنی تھی۔ جن لوگوں نے ٹی وی پر صدر کلنٹن کو دیکھا اس کا حلق خشک ہو چکا تھا اور اس سے بات بھی نہیں بنتی تھی۔ اب ہم بفضل خدا اس قابل ہیں کہ ان بزعم خویش سپر پاورز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکیں۔

ع وہ لائیں لشکر اغیار و اعداء ہم بھی دیکھیں گے۔

آج ملت کفریہ پر لرزہ طاری ہے اسرائیل اپنے " خون تمنا " پر نوحہ کناں ہے اور زبان حال سے گویا کہہ رہا ہے کہ ع مجھ سے یہ خون تمنا نہیں دیکھا جاتا۔ عالم نصرانیت پر کپکپی کا عالم ہے اور ہنود حسرت بھری نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ الغرض ان کافروں، مشرکوں اور بے دینوں کے دل و دماغ پر اسلامی بم کا جو بھوت سوار تھا اس نے حقیقت کا روپ دھار لیا ہے۔

ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد جو نام نہاد دانشور اقتصادی پابندیوں کا واویلا مچا رہے تھے۔ ان کی بھی آنکھیں کھل گئیں، کہ پاکستانی قوم کس مزاج کی حامل ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں کیسا خون جاری و ساری ہے۔ اس موقعہ پر پاکستانی قوم داد و تحسین اور مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے بیک آواز متفقہ طور پر وزیراعظم کو ایٹمی دھماکہ کرنے پر مجبور کیا اور آنے والے خطرات سے بے نیاز ہو کر قوم نے ایٹمی دھماکہ کرنے کی " کال " دی۔

؎ کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

اب وقت آ پہنچا ہے کہ ہم غلامی کی تمام زنجیروں کو توڑ کر ایک آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے اپنا تشخص دنیا پر واضح کر سکیں۔ آئی ایم ایف اور دیگر صیہونی اداروں سے گلوخلاصی کا سامان مہیا کریں۔ پر تعیش زندگی کو چھوڑ کر اسلام کے اصولوں کے مطابق سادگی کو شعار بنائیں، خود

کفالتی کی طرف توجہ دیں اور دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنے وسائل کو بروئے کار لاکر ترقی کی راہ پر گامزن ہوں ۔ یہ موقعہ اللہ جل شانہ کی طرف سے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ۔ ایٹمی دھماکہ کرتے وقت ہم نے بقول ظفر علی خانؒ ع یا تختہ جگہ آزادی کی یا تخت مقام آزادی کا کے اصول پر جو عمل کیا تھا ۔ اگر یہی اصول ہمارے ہر فیصلے میں کارفرما ہے تو پھر انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ تمام ملت اسلامیہ کی قیادت ہمارے ملک کے حصہ میں آئیگی ۔ اس تجربہ کے بعد یہ ضروری ہے کہ مملکت پاکستان جس مقصد کیلئے منصہ شہود پر نمودار ہوا تھا کہ اس خطے میں خدائی نظام کا نفاذ اور اسلامی شریعت کا بول بالا ہوگا ، قرآنی امن واشتی کی روح پرور بہاریں ہر سو جلوہ فگن ہوں گی ۔ اسلامی عدل وانصاف کی دل آویز رعنائیاں دل ودماغ کو معطر اور مشام روح وجاں کو معنبر کرینگی اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے آزادی کے دیوانوں اور شمع حریت کے پروانوں نے جو قربانیاں دیں ہیں وہ تاریخ کا ایک مستقل عنوان ہے ۔ ہم وزیراعظم پاکستان سے یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ " گردوپیش " سے بیگانہ ہوکر شرعی نظام کی تنفیذ کا دھماکہ خیز اعلان کرکے اس ایٹمی تجربہ کی تکمیل فرمادیں ، ورنہ

؎ شبنم سے فقط کام چلا ہے نہ چلے گا پھولوں کی زباں خون جگر مانگ رہی ہے

قابل افسوس امر یہ ہے کہ وزیراعظم نے قوم سے خطاب کے دوران کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا متنازعہ اعلان تو کردیا اور بڑی رعونیت کے ساتھ اس کو ایٹمی دھماکہ کے ہم پلہ قرار دیا ۔ مگر ان کو یہ توفیق نصیب نہ ہوئی کہ اسلام یا اسلامی نظام کے بارے میں دو بول فرماسکیں ۔ ۔ ۔ ؟ ۔ باعث حیرت امر یہ ہے کہ میاں صاحب کو اسلام اور شرعی قوانین سے اس قدر کد کیوں ہے ؟ آخر ایک اسلامی مملکت کے سربراہ ہونے کے ناطے آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہاں پر شرعی نظام کیلئے آپ کوشاں رہیں ۔ اس لئے کہ بھاری مینڈیٹ آپ کو موثروے ، زرعی اور اقتصادی اصلاحات فلاحی اور ملک کی تعمیراتی امور کے ساتھ ساتھ نفاذ اسلام کیلئے بھی دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اسلامی نظام کے متعلق آپکی کارکردگی " گستاخی معاف " صفر ہے ۔ الحمدللہ پاکستان کی اکثریتی آبادی غریب اور مذہبی جذبات سے سرشار عوام پر مشتمل ہے ان کی آرزوویں اور دل کی دھڑکنیں نفاذ اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ اگر مٹھی بھر مغرب زدہ طبقہ اس خدائی نظام سے الرجک ہے تو وہ لوگ یا خود بخود صراط مستقیم پر آجائیں گے یا اپنے آقائے ولی نعمت کے دیس میں پناہ گزیں ہوکر اپنے لیے ذلت ورسوائی کا سامان فراہم کریں گے ۔ بسم اللہ کیجئے اور نظام اسلام کا دھماکہ خیز اعلان کرکے اسلام دشمن قوتیں کے عزائم کو خاک میں ملادیں ۔